بسم اللہ الرحمن الرحیم

فون نمبر ۹م

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل ربوہ

یوم جمعہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۵/۲۰	۷ اخاء ۱۳۴۵ھش ۲۱ جمادی الثانی ۱۳۸۶ھ ۷ اکتوبر ۱۹۶۶ء	نمبر ۲۳۳

اخبار احمدیہ

○ ربوہ ۶ر اکتوبر۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

○ ربوہ — محترم گیانی واحد حسین صاحب مربی سلسلہ کے فرزند مکرم مرزا محی الدین ایم۔ ایس سی (اٹامک انرجی کمیشن سرکاری وظیفہ پر پی۔ ایچ۔ ڈی کرنے کے لئے مورخہ ۲۹ ستمبر ۱۹۶۶ء کو کراچی سے کینیڈا روانہ ہوئے ہیں۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کا حافظ و ناصر ہو خیر و خوبی کے ساتھ وہ اپنا کورس پورا کریں۔ اور انہیں بفضل اللہ تعالیٰ نمایاں کامیابی حاصل ہو۔ آمین

(احمد خاں نسیم۔ انچارج اصلاح و ارشاد مقامی ربوہ)

○ انصار اللہ مرکزیہ کے مالی سال کے ۷ ماہ گزر چکے ہیں۔ چندہ جات کی آمد بجٹ کے مطابق نہیں ہوئی۔ اس لئے جملہ مجالس کے عہدہ داران سے درخواست ہے کہ وہ فوری طور پر توجہ فرمائیں۔ اور اپنی اپنی مجلس میں کسی رکن کو بقایادار نہ رہنے دیں چونکہ سالانہ اجتماع اسی ماہ انشاء اللہ منعقد ہوگا۔ اس لئے جو رقوم وصول ہوں وہ ساتھ ساتھ بلا تاخیر مرکز میں بھجواتے جائیں چندہ سالانہ اجتماع اور اشاعت لٹریچر تو اجتماع سے قبل سو فیصدی مرکز میں پہنچ جانا چاہیئے۔ (قائد مال انصار اللہ مرکزیہ)

○ قیادت ایثار مجلس انصار اللہ مرکزیہ کی طرف سے جملہ مجالس کو ایک فارم ارسال کی جا رہی ہے اس فارم میں بعض کوائف مانگے گئے ہیں۔ جس کی روشنی میں سالانہ رپورٹ تیار کی جائے گی براہِ مہربانی یہ فارم ۱۰ اکتوبر تک واپس فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔ (قائد ایثار مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

داخلہ جامعہ نصرت (برائے خواتین) ربوہ

جامعہ نصرت (برائے خواتین) ربوہ میں فرسٹ ایئر ایف اے (آرٹس) کا داخلہ یکم اکتوبر ۱۹۶۶ء سے شروع ہے اور دس روز تک جاری رہے گا۔

گیارھویں کلاس (آرٹس) کا داخلہ بھی ۸ر اکتوبر تک لیٹ فیس کے ساتھ جاری رہے گا۔

کالج کے ساتھ ہوسٹل کا تسلی بخش انتظام موجود ہے۔

انسٹرکٹر یو۔ روزانہ ۸ بجے صبح

(پرنسپل)

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

انسان میں بالطبع ہمدردی خلق کا ایک جوش پایا جاتا ہے

یہ ہمدردی انسانی اخلاق میں اُس وقت داخل ہوگی جب عدل کی رعایت سے اپنے محل پر ہو

"اور منجملہ انسان کے طبعی امور کے جو اس کی طبیعت کے لازم حال ہیں ہمدردی خلق کا ایک جوش ہے۔ قومی حمایت کا جوش بالطبع ہر ایک مذہب کے لوگوں میں پایا جاتا ہے اور اکثر لوگ طبعی جوش سے اپنی قوم کی ہمدردی کے لئے دوسروں پر ظلم کر دیتے ہیں۔ گویا انہیں انسان نہیں سمجھتے۔ سو اس حالت کو خلق نہیں کہہ سکتے۔ یہ فقط ایک طبعی جوش ہے اور اگر غور سے دیکھا جائے تو یہ حالتِ طبعی کوؤں وغیرہ پرندوں میں بھی پائی جاتی ہے کہ ایک کوّے کے مرنے پر ہزارہا کوّے جمع ہو جاتے ہیں۔ لیکن یہ عادت انسانی اخلاق میں اُس وقت داخل ہوگی جب کہ یہ ہمدردی، انصاف اور عدل کی رعایت سے محل اور موقعہ پر ہو۔ اس وقت یہ ایک عظیم الشان خُلق ہوگا جس کا نام عربی میں مواسات اور فارسی میں ہمدردی ہے۔ اسی کی طرف اللہ جلّ شانہ قرآن شریف میں اشارہ فرماتا ہے:-

تَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى وَلَا تَعَاوَنُوْا عَلَى الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ ۔ وَلَا تَهِنُوْا فِي ابْتِغَآءِ الْقَوْمِ ۔ وَلَا تَكُنْ لِّلْخَآئِنِيْنَ خَصِيْمًا ۔ وَلَا تُجَادِلْ عَنِ الَّذِيْنَ يَخْتَانُوْنَ اَنْفُسَهُمْ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ مَنْ كَانَ خَوَّانًا اَثِيْمًا ۔

یعنی اپنی قوم کی ہمدردی اور اعانت فقط نیکی کے کاموں میں کرنی چاہیئے اور ظلم اور زیادتی کے کاموں میں ان کی اعانت ہرگز نہیں کرنی چاہیئے اور قوم کی ہمدردی میں سرگرم رہو، تھکو مت اور خیانت کرنے والوں کی طرف سے مت جھگڑو جو خیانت کرنے سے باز نہیں آتے۔ خدا خیانت پیشہ لوگوں کو دوست نہیں رکھتا۔" (اسلامی اصول کی فلاسفی صفحہ ۸۵-۸۶)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۷ راکتوبر ۱۹۶۶ء

یقین کے تین مدارج

اللہ تعالیٰ کے وجود کا عقلی ثبوت کافی نہیں ہے۔ یہ مان لینا کہ اس پُرحکمت کارخانہ قدرت کا کوئی بنانے والا ضرور ہونا چاہیئے انسان کی پوری تسلی نہیں کرتا اور نہ اعمال صالحہ کے سرزد ہونے کے لئے مفید ہو سکتا ہے۔ یہ دراصل خداشناسی کی پہلی منزل ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں یہ دلیل بھی نہایت وسعت کے ساتھ بیان کی ہے۔

ماخلقت ھذا باطلا

جب ہم اس پُرحکمت کارخانہ قدرت کو دیکھتے اور اس پر غور کرتے ہیں تو معلوم ہوتا ہے کہ اس کا بنانے والا کوئی صاحب عقل وجود ہونا چاہیئے۔ تاہم اگرچہ ایک صاحب عقل و دانش کے لئے اللہ تعالیٰ کے وجود کے امکان پر یہ نہایت قوی دلیل ہے مگر اس میں وہ تیقن نہیں جو فی الواقعہ ایک ایسی دلیل میں لازمی ہے جو خداشناسی اور زندگی کی راہ نمائی کر سکتا ہے۔

یہ جان لینا کہ اس پُرحکمت کارخانہ قدرت کا کوئی صانع ہونا ضروری ہے۔ ہمارے کسی کام نہیں آ سکتا ہے۔ پھر انسانی عقل کسی چیز کے علم کے لئے کوئی مستقل معیار بھی نہیں۔ انسانی عقل صرف ان احساسات کے مطابق ہی حکم لگاتی ہے۔ جو حواس خمسہ اس کو مہیا کرتے ہیں۔ یہ حواس مغالطہ انگیز ہو سکتے ہیں۔ چنانچہ سائنس کے نظریات مفروضات تک کسی کام نہیں آ سکتے۔ جب تک تجربہ اور مشاہدہ سے عین الیقین نہ پیدا ہو جائے اگر اللہ تعالیٰ موجود ہے۔ اور اس کا جاننا انسان کے لئے ضروری ہے۔ تو یہ بھی ضروری ہے۔ کہ کم از کم اس کی ہستی پر عین الیقین حاصل ہو۔ اگرچہ یقین کا یہ درجہ بھی ناقص ہے۔ تاہم عملی زندگی کے لئے راہ نمائی کا کام دے سکتا ہے۔ جس طرح ایک سائنسدان تجربہ اور مشاہدہ سے کسی نظریہ کو ثابت کرتا ہے۔ اور اس سے مفید کام لے سکتا ہے۔ اسی طرح حقیقی خداشناسی کے لئے عین الیقین ایک منزل ہے۔

باری تعالیٰ کے وجود کے لئے عین الیقین کا درجہ وہ ہے۔ جب انسان کا ضمیر پکارتا ہے۔ کہ ایسا وجود ضرور ہے۔ جو اس کائنات کو چلا رہا ہے۔ لیکن یہ درجہ بھی انسانی زندگی کے مقصد کے حصول کے لئے ناکافی ہے۔ جس طرح ایک سائنسدان تجربہ اور مشاہدہ کے درجہ سے نکل کر کسی نتیجہ کو عملی زندگی کے لئے استعمال کرتا ہے۔ اور اس سے وہی نتائج تواتر کے ساتھ پیدا ہوتے ہیں۔ جو اس نے تجربہ گاہ میں معلوم کئے ہیں۔ تو یقین ہو جاتا ہے۔ مثلاً جس شخص نے پہلے بائیسکل ایجاد کی تھا اس نے تجربات کئے تھے کہ آگے پیچھے دو پہیوں کی گاڑی کو متوازن رکھ کر چلایا جا سکتا ہے۔ جب وہ تجربات میں کامیاب ہو گیا۔ تو اس نے بائیسکل کو ایسی صورت دے دی۔ جو عام استعمال کی چیز بن گئی۔ اب تھوڑی سی مشق کے ساتھ بائیسکل کا استعمال حق الیقین کا درجہ اختیار کر گیا ہے۔ جب کوئی شخص بائیسکل پر چڑھتا ہے۔ تو اس کو حق الیقین ہوتا ہے کہ وہ بائیسکل پر سوار ہو سکتا ہے۔ ورنہ وہ کبھی ایسا نہیں کرتا اور ڈرتا رہتا کہ وہ گر جائے گا۔

یہ حق الیقین عملی زندگی کے لئے لازمی ہے۔ علم الیقین اور عین الیقین کے مدارج طے کر کے حاصل ہوتا ہے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے کائنات کی پُرحکمت ساخت سے اپنی ہستی کے وجود پر ایک دلیل قائم کی ہے۔ جو ہمیں علم الیقین دیتی ہے۔ اس کے بعد وہ ہمیں دعا کرنا سکھاتا ہے۔ یہ دراصل تجربہ اور مشاہدہ کا درجہ ہے اور فرماتا ہے

ادعونی استجب لکم

یعنی تمہارا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ دعا کرو میں قبول کرونگا۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

"اس مرتبہ اور اس مقام کے لوگ اسلام میں ہمیشہ ہوتے رہے ہیں۔ اور ایک اسلام ہی ہے۔ جس میں خدا بندے سے قریب ہو کر اس سے باتیں کرتا وہ اس کے اندر بولتا ہے۔ اور اس کے دل میں اپنا تخت بناتا اور اس کے اندر سے اسے آسمان کی طرف کھینچتا ہے۔ اور اس کو وہ سب نعمتیں عطا کرتا ہے جو پہلوں کو دی گئیں۔ افسوس اندھی دنیا نہیں جانتی کہ انسان نزدیک ہوتا ہوتا کہاں تک پہنچ جاتا ہے۔ وہ آپ تو قدم نہیں اٹھاتے۔ اور جو قدم اٹھائے تو یا تو اس کو کافر ٹھہرایا جاتا ہے۔ اور یا اس کو معبود ٹھہرا کر خدا کی جگہ دی جاتی ہے۔ یہ دونوں ظلم ہیں ایک افراط سے اور ایک تفریط سے پیدا ہوا۔ مگر عقلمند کو چاہیئے کہ وہ کم ہمت نہ ہو۔ اور اس مقام اور اس مرتبہ کا انکاری نہ رہے۔ اور صاحب اس مرتبہ کی کسر شان نہ کرے۔ اور نہ اس کی پوجا شروع کر دے۔ اس مرتبہ پر خدا تعالیٰ وہ تعلقات اس بندہ سے ظاہر کرتا ہے کہ گویا اپنی الوہیت کی چادر اس پر ڈال دیتا ہے۔ اور ایسا شخص خدا کے دیکھنے کا آئینہ بن جاتا ہے۔ یہی بھید ہے۔ جو ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے مجھے دیکھا اس نے خدا کو دیکھ لیا۔ غرض یہ بندوں کے لئے انتہائی تشبیہ ہے۔ اور اس پر تمام سلوک ختم ہو جاتے ہیں۔ اور پوری تسلی ملتی ہے۔"

(اسلامی اصول کی فلاسفی ۱۹۳، ۱۹۴)

پھر آپ آگے فرماتے ہیں:۔

"اے عزیزو! اے پیارو! کوئی انسان خدا کے ارادوں میں اس سے لڑائی نہیں کر سکتا۔ یقیناً سمجھ لو۔ کہ کامل علم کا ذریعہ خدا تعالیٰ کا الہام ہے جو خدا تعالیٰ کے پاک نبیوں کو ملا۔ پھر بعد اس کے اس خدا نے جو دریائے فیض ہے۔ یہ ہرگز نہ چاہا کہ آئندہ اس الہام کو مہر لگا دے۔ اور اس طرح پر دنیا کو تباہ کرے۔ بلکہ اس کے الہام اور مکالمے اور مخاطبے کے ہمیشہ دروازے کھلے ہیں۔ ہاں ان کو ان کی راہوں سے ڈھونڈو۔ تب وہ آسانی سے تمہیں ملیں گے وہ زندگی کا پانی آسمان سے آیا۔ اور اپنے مناسب مقام پر ٹھہرا۔ اب تمہیں کیا کرنا چاہیئے تا تم اس پانی کو پی سکو۔ یہی کرنا چاہیئے کہ افتاں و خیزاں اس چشمہ تک پہنچو۔ پھر اپنا منہ اس چشمہ کے آگے رکھ دو۔ تا اس زندگی کے پانی سے سیراب ہو جاؤ۔ انسان کی تمام سعادت اسی میں ہے کہ جہاں روشنی کا پتہ لگے اسی طرف دوڑے۔ اور جہاں اس گم گشتہ دوست کا نشان پیدا ہو۔ اسی راہ کو اختیار کرے۔ دیکھتے ہو کہ ہمیشہ آسمان سے روشنی اترتی اور زمین پر پڑتی ہے۔ اسی طرح ہدایت کا سچا نور آسمان سے ہی اترتا ہے۔ انسان کی اپنی ہی باتیں اور اپنی ہی اٹکلیں سچا گیان اس کو نہیں بخش سکتیں۔ کیا تم خدا کو بغیر خدا کی تجلی کے پا سکتے ہو؟ کیا تم بغیر اس آسمانی روشنی کے اندھیرے میں دیکھ سکتے ہو؟ اگر دیکھ سکتے ہو تو شاید اس جگہ بھی دیکھ لو۔ مگر ہماری آنکھیں گو بینا ہوں تاہم روشنی کی محتاج ہیں۔ اور ہمارے کان گو شنوا ہوں۔ تاہم اس ہوا کے حاجت مند ہیں جو خدا کی طرف سے چلتی ہیں۔ وہ خدا سچا خدا نہیں ہے۔ جو خاموش ہے اور سارا مدار ہماری اٹکلوں پر ہے بلکہ کامل اور زندہ خدا وہ ہے جو اپنے وجود کا آپ پتہ دیتا رہا ہے۔"

(اسلامی اصول کی فلاسفی صفحہ ۱۹۵، ۱۹۶)

آپ کے عزم کی ضرورت

روزنامہ الفضل ایک دینی اخبار ہے۔ اس کا باقاعدگی سے مطالعہ ہی آپ کی دینی معلومات بڑھانے کا بہت بڑا موجب بن سکتا ہے۔ اس لئے ۱۲ پیسے روزانہ کا خرچ کوئی ایسا بوجھ نہیں جو ناقابل برداشت ہو۔ صرف آپ کے ارادہ اور عزم کی ضرورت ہے۔

(منیجر)

وفاتِ مسیح میں ہی ابطالِ عیسائیت ہے

عقیدۂ حیاتِ مسیح درؔاصل عیسائیوں نے مسلمانوں میں پھیلایا ہے

علمائے مصر کا کھلا اعتراف

(مکرم شیخ نور احمد صاحب منیر سابق مبلغ بلاد عربیہ)

(۲)

(۴)

دوسری جگہ سورہ آلِ عمران میں فرمایا:۔

"وما محمدٌ الّا رسولٌ
قد خلت من قبله الرّسل
افان مات او قتل
انقلبتم علیٰ اعقابکم"۔

یعنی محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) تو صرف ایک رسولؐ ہیں۔ آپؐ سے پہلے تمام رسول گزر چکے ہیں۔ اگر آپؐ بھی فوت ہو جائیں یا قتل کئے جائیں تو کیا تم ارتداد اختیار کرلوگے؟

آیت مذکورہ میں اللہ تعالیٰ نے حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے پہلے کے تمام رسولوں کی نسبت جن میں زمانہ کے لحاظ سے حضرت عیسٰے علیہ السلام بھی شامل ہیں اس دنیا سے گزر جانے کی خبر دی ہے۔ اور انبیاء کے دنیا سے گزر جانے کے دو طریقوں پر ہی حصر کیا ہے یعنی موت اور قتل اور یہاں کوئی تیسری صورت بیان نہیں کی گئی۔ الغرض یہ آیت بھی وفاتِ مسیح کو ثابت کر رہی ہے کیونکہ حضرت عیسٰےؑ بھی ان رسولوں میں شامل ہوتے ہیں جو حضرت رسولِ مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے پہلے تھے۔

بخاری شریف میں آیا ہے کہ جب حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم وفات پا گئے اور آپؐ کی وفات کی خبر آناً فاناً مدینہ میں پھیل گئی تو صحابہؓ کو بوجہ محبت و عقیدت کے آپؐ کی وفات کا یقین نہیں تھا چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے تو یہ کہنا شروع کر دیا کہ جو کوئی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو فوت شدہ کہے گا میں اس کی گردن اڑا دوں گا۔ تب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے حضور انورؐ کی وفات کے دن ایک خطبہ پڑھا جس میں آپ نے فرمایا:۔

"من کان منکم یعبد
محمدا فان محمدا قد
مات ومن کان منکم
یعبد اللّٰہ فان اللّٰہ
حیّ لا یموت قال اللّٰہ
وما محمّد الّا رسول
قد خلت من قبله
الرسل"۔

یعنی جو تم میں سے محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) کی عبادت کرتا تھا تو وہ سن لے کہ وہ تو فوت ہو چکے ہیں اور جو تم میں سے خدا تعالےٰ کی عبادت کرتا ہے تو اللہ تعالےٰ یقیناً زندہ ہے اس پر ہرگز موت نہیں آتی۔ اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے کہ محمدؐ تو خدا تعالےٰ کے ایک رسولؐ ہیں اور آپؐ سے پہلے جسقدر رسول آئے وہ وفات پا چکے۔ حضرت عمرؓ فرماتے ہیں کہ اس موقعہ پر حضرت ابوبکرؓ نے جب یہ آیت تلاوت کی تو مجھے انتہائی صدمہ ہوا میں کھڑا نہ رہ سکا اور زمین پر گر گیا اور مجھے یقین ہو گیا کہ حضرت رسولِ اکرم صلے اللہ علیہ وسلم حقیقتاً وفات پا چکے ہیں۔

یہ واقعہ دراصل صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کے اجماع پر دلالت کرتا ہے جو وفاتِ عیسٰے علیہ السلام پر ہوا۔ یہ اجماع اس امر پر قطعی برہان ہے کہ صحابہ کرامؓ سب رسولوں کی وفات پر یقین رکھتے تھے اور ان میں حضرت مسیح علیہ السلام بھی شامل تھے۔

(۵)

بانیٔ احمدیت کے اس نظریہ کی یہ عظیم الشان علمی فتح اور کامرانی ہے کہ علماء ازہر و مصر اور مشاہیرِ عرب نے بھی اس امر کا اعتراف کر لیا ہے کہ وفاتِ مسیحؑ کا مسئلہ ایک ثابت شدہ حقیقت ہے۔

(۱) علامہ رشید رضا مرحوم مفتی مصر نہ صرف خود وفاتِ مسیحؑ کے قائل تھے بلکہ وہ بانیٔ احمدیت کی اس تحقیق کے بھی مصدق تھے اور عقلاً و نقلاً قائل تھے کہ کشمیر میں حضرت مسیح کی قبر موجود ہے۔ چنانچہ علامہ موصوف نے بانیٔ احمدیت کے اس انکشاف کی روشنی میں المنار جلد ۱۵ میں جو مضمون لکھا ہے اس کا عنوان ہی یہ ہے کہ

" فقرار ہ الی الھند
وموته فی ذالك البلد
لیس ببعید عقلاً
ولا نقلاً"۔

یعنی مسیحؑ کا ہندوستان کی طرف ہجرت کرکے چلے جانا اور اس شہر (سری نگر) میں آپ کا وفات پانا ازروئے عقل و نقل بعید نہیں ہے۔

(۲) الاستاذ مصطفےٰ مراغی رئیس الازہر نے قرآن مجید کی تفسیر تیس اجزاء میں تحریر کی ہے اس میں آپ فرماتے ہیں:۔

وان ارفع بعدہ للروح
والمعنی انی ممیتك و
جاعلك بعد الموت
فی مکان رفیع عندی
کما قال فی ادریس
علیه السلام ورفعناہ
مکانا علیًّا۔

(تفسیر المراغی الجزء الثالث)

مَیں تجھ کو وفات دوں گا اور وفات کے بعد تجھ کو اپنے حضور بلند ترین درجہ دوں گا جیسا کہ خدا تعالیٰ نے حضرت ادریس علیہ السلام کے متعلق فرمایا ورفعناہ مکانا علیّا یعنی ہم نے ادریس علیہ السلام کو بلند درجہ عطا فرمایا

(۳) علامہ الشیخ محمود شلتوت مرحوم رئیس الازہر فتوےٰ دیتے ہوئے رقمطراز ہیں:۔

انه لیس فی القرآن ولا
فی السنه المطهرة مستند
یصلح لتکوین عقیدة
یطمئن الیها القلب بان
عیسیٰ رفع بجسمه الی السماء
وانه حیّ الی الاٰن فیها
وانه سینزل منها آخر الزمان
الی الارض۔

یعنی قرآن مجید اور سنّتِ نبویہ میں ہرگز کوئی ایسا ثبوت نہیں ہے جس سے یہ عقیدہ قرار دیا جاسکتا ہو اور دل بھی مطمئن ہو جاتا ہو کہ حضرت عیسٰے علیہ السلام جسم سمیت آسمان پر اٹھائے گئے ہیں اور یہ کہ وہ اب تک وہاں زندہ ہیں۔ (الفتاوی ص۵۸)

حقیقت یہ ہے کہ عقیدۂ وفاتِ مسیحؑ کے بغیر عیسائیت کو نہ تو شکست دی جاسکتی ہے اور نہ ہی عیسائیوں کو اس مسئلہ کے بغیر تبلیغِ اسلام کی جاسکتی ہے۔ ہر سچے مسلمان کا فرض ہے کہ وہ قرآنی ارشاد کے مطابق وفاتِ مسیحؑ کو تسلیم کرتے ہوئے عیسائیت کو شکست دے اور حضرت سرورِ کائنات صلے اللہ علیہ وسلم کی حقیقی عظمت کو قائم کرنے کا موجب بنے ؎

غیرت کی جا ہے عیسٰے زندہ ہو آسماں پر
مدفون ہو زمیں میں شاہِ جہاں ہمارا

وآخر دعوانا ان الحمد للہ
ربّ العالمین

یہ کلاک کس کا ہے؟

کسی شخص سے ہمیں ایک کلاک سیکنڈ ہینڈ ملا ہے اس کے ڈائل پر "احمدیت زندہ باد" لکھا ہے۔ جس شخص کا ہو جس جماعت کا ہو اعلان پڑھتے ہی مندرجہ ذیل پتہ پر فوری پہنچ جاویں یا خط و کتابت کریں۔

شریف احمد
بمقام بیرکوٹ ثانی ڈاک خانہ ٹانک اڈہ نچے
تحصیل حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ

افکارِ معاصرین

شذرات

(شیخ خورشید احمد)

ایک سوال اور اس کا جواب

ایک مضمون حال ہی میں اخبار ایشیا میں "سوال در سوال" کے زیرِ عنوان شائع ہوا ہے اس کے چند اقتباس ملاحظہ فرمائیے۔

"ایک بات جو مجھے پریشان کر رہی ہے وہ یہ ہے کہ ہماری تاریخ ساری لہولہان کیوں ہے؟ ہمارا سارا سرمایۂ ملی آخر زخم ہی زخم کیوں ہے؟ ہماری ساری کمائی لاشوں اور مقتولوں کی شکل میں کیوں ہے؟

کوڑے، تازیانے، سولیاں، پھانسیاں، زنجیریں، بیڑیاں، زہر کے پیالے، سازشیں، دھوکے، زیادتیاں، تشدد، جبریت! وہاں سے یہاں تک ہم مسلمانوں کی شان سب سے نرالی ہے۔

اپنوں سے لڑائی، اپنوں کی گردنیں کاٹنا، اپنوں پر ستم توڑنا، اپنی ہی قوت کا ستیاناس کرنا، اپنے بہترین جوہر قابل کو غارت کرنا، اپنے ہی اعضاء کو کاٹتے چلے جانا۔ آخر یہ کیا تماشا ہے۔

کیا ہم پاگل ہو گئے ہیں؟ ہم میں عقل نہیں ہے! ہم اپنے بھٹکے ہوئے قافلۂ تاریخ کا رُخ بدل نہیں سکتے؟ کیا ہمیں ہمیشہ اسی طرح خانہ خراب رہنا ہے؟ کیا یہ ہماری اٹل تقدیر ہے؟"

"پیارے مفکرو! دانشورو! مجھے بتاؤ کہ قرونِ اولیٰ کے سوا ہماری تاریخ میں جبریت کا سکہ کیوں چلا ہے اور آج بھی دیس دیس میں بدستور چل رہا ہے۔ ہماری تاریخ کا بڑا حصہ بادشاہوں اور جنگ جوؤں اور فاتحین اور سازشیوں کے کارناموں پر مشتمل ہے۔ ہمیں وہ لوگ کامیابی کی منزل تک پہنچتے نظر نہیں آئے جو دلیل سے کام لیں۔ دل و نظر کو تبدیل کریں اور صبر سے لمبا کام کر کے کوئی نتیجہ پیدا کریں۔ ایسے لوگ اٹھے اور بار بار اٹھے مگر جبریت پسند طاقتیں ہر بار ان کو کچل کر آگے بڑھ گئیں۔

آج بھی کسی ملک میں کوئی ایک مثال ایسی موجود نہیں کہ کوئی شخص اور گروہ کسی بھی نظریے کو ٹھنڈے دل و دماغ کے ساتھ لے کے اٹھے اور صبر سے معلمانہ اور مبلغانہ کام کا طویل راستہ طے کرے اور محبت انسانیت کے مقام سے اپنے بھائیوں کو فلاح کی طرف پکارے۔"

"میرا ایک سوال یہ ہے کہ ہم لوگ اپنے اختلافات کو محبت بھرا، دلچسپ اور پیارا پیارا کھیل کیوں نہیں بنا سکتے آخر افہام و تفہیم کے بجائے غیظ و غضب کیوں؟ بحث و نظر کے بجائے مجادلہ و مناظرہ کیوں؟ دلیل کے بجائے گالی کیوں؟ شریفانہ طرزِ گفتگو کے بجائے بازاری اندازِ بیاں کیوں؟ دوسرے کو قائل کرانے کے بجائے اس کی زباں بندی کی سعی کیوں؟ ہر کوئی اپنی امکانی قوت سے دباؤ ڈال کر دوسرے کو رام کرنے پر مصر ہے۔

تیرہ صدیوں میں ہمیں اختلاف کا خوبصورت اور رحمت مندانہ انداز ہاتھ نہ آیا؟ تیرہ صدیوں میں ہم اختلاف کو اپنے لئے رحمت نہ بنا سکے۔"

"یہ کیا مصیبت ہے کہ ہر کوئی دوسرے کو مٹا دینے کے درپے ہے۔ کچا چبا جانا چاہتا ہے۔ ہر کسی کی خواہش ہے کہ بس وہی وہ رہے اور اسی کی ایک آواز ہو، کسی دوسرے کی کوئی آواز نہ سنائی دے اور کسی دوسرے کا وجود دکھائی نہ دے۔

ہمارے ہاں کے قیمتی سے قیمتی آدمی حریفوں کے اسی اندھے غیظ و غضب کا شکار ہو گئے۔ بیشمار جانیں لی گئیں، بے شمار قوتیں ضائع کی گئیں۔ کتنے ہی اہلِ علم اور اصحابِ فکر ختم کر دئے گئے۔ کتنے ہی روشن کردار مٹا دئے گئے۔ سروں کی فصل ہمیشہ کٹتی رہی۔ لاشوں کے انبار کھلیان میں ڈالے جلتے رہے اور لہو سے پیالے بھر بھر کے شب ہائے عیش و طمینان منائی جاتی رہیں مگر ہر شب عیش کی سحر آکے رہی اور کھیل جیتنے والے بھی آخر شکست کھا کر دامن جھاڑتے ہوئے رخصت ہو گئے۔

ہماری اس مزمن بیماری کا کوئی علاج ہے یا نہیں؟"

"کہیں ایسا تو نہیں کہ ہمارا قومی مزاج اتنے لمبے تجربے سے گزرتے ہوئے خوگر جبریت اور استبداد پسند ہو گیا ہے!"

"میرا خیال یہ ہے کہ ان سوالوں کو جو مدت دراز سے ہمارے ساتھ چلے آ رہے ہیں۔ ہم نے کبھی توجہ سے حصہ نہیں دیا، ہم نے ان پر غور نہیں کیا، ہم نے ان کے حل تلاش نہیں کئے، ہم نے اس پہلو سے اپنے بھاری فرائض سے روگردانی کی ہے اور اسی کی سزا ہم ہر سرزمین پر بھگت رہے ہیں۔

کاش کہ اب ہم سوچیں اور ان سوالوں کو حل کریں جو ہم سب کے لئے پھانسی کے پھندے بن گئے ہیں جو ہمارا گلا گھونٹ رہے ہیں اور جس کی وجہ سے ہم چلتے پھرتے بھی دار پر لٹکے ہوئے ہیں۔"

(ایشیا لاہور ۱۳ر ستمبر ۶۶ء)

اگر مضمون نگار (جو مودودی صاحب کی جماعت کے ایک ذمہ دار رکن ہیں) اپنے گریبان میں منہ ڈال کر دیکھ لیتے تو انہیں اس امر پر تعجب کا اظہار کرنے کی ضرورت محسوس نہ ہوتی کہ

"ہماری تاریخ میں جبریت کا سکہ کیوں چلا ہے؟"

کیونکہ مودودی صاحب کی جماعت خود جبریت کی علمبردار ہے چنانچہ ان کا نظریہ ہے کہ

"جب وعظ و تلقین کی ناکامی کے بعد داعیٔ اسلام نے ہاتھ میں تلوار لی تو دلوں سے رفتہ رفتہ بدی و شرارت کا زنگ چھوٹنے لگا۔۔۔۔ اسلام کی تلوار نے ان پردوں کو چاک کر دیا جو دلوں پر پڑے ہوئے تھے۔"

(الجہاد فی الاسلام صفحہ ۱۳۷-۱۳۸)

(۲) "قتل مرتد کا قانون نافذ کر کے ان سب لوگوں کو بزور اسلام کے دائرے میں مقید کر دیا گیا جو مسلمانوں کی اولاد ہونے کی وجہ سے اسلام کے پیدائشی پیرو قرار دئے جاتے ہیں۔۔۔ فرائض و واجبات ذہنی کے التزام پر انہیں مجبور کیا جائے گا اور پھر جو دائرہ اسلام سے باہر قدم رکھے گا اسے قتل کر دیا جائے گا۔" (مرتد کی سزا صفحہ ۸۰-۸۱)

جو لوگ خود شدت کے ساتھ جبر کے قائل ہوں کیا انہیں یہ زیبا دیتا ہے کہ وہ اس امر پر واویلا کریں کہ

"ہماری تاریخ لہولہان کیوں ہے ہمارا سارا سرمایۂ ملی آخر زخم ہی زخم کیوں ہے؟"

بلا تبصرہ

ہفت روزہ چٹان لاہور میں "سیرت خواجہ گیسو دراز" کے زیرِ عنوان ایک قدیم کتاب کا ترجمہ خلاصہ کے طور پر قسط وار شائع ہو رہا ہے۔ قسط نمبر ۲ میں "خلافت نامہ حضرت مولانا شیخ علاء الدین گوالیری قدس سرہٗ" شائع ہوا ہے جس کا ایک اقتباس بلا تبصرہ درج ذیل کیا جاتا ہے۔

"البتہ (اس چیز کو دیکھتے ہوئے کہ) زمانہ کمزوری کا ہے اور وقت نقص کا ہے (کمی کی طرف جا رہا ہے) میں متردد رہا اور جستجو میں رہا کہ کیا ایسا ہو سکتا ہے کہ میں اس کام کو اپنے قول اور حال سے پوری طرح انجام دے سکوں حتیٰ کہ میں نے ایک شخص دیکھا جسے ہمارے اس حصہ کی کچھ ہوا لگی تھی۔ اس طرح کہ اُسے یہ بات کہنی درست ہو گی کہ وہ ہی میرے باطن سے پیدا ہوا ہے اور میرا وہ بچہ ہے جو میرے پستان سے (پل کر) نمایاں ہوا ہے (وہ شخص جس کا اوپر ذکر ہوا ایسا ہے کہ) صالح ہے اور تارک حبِ دنیا ہے۔ اور یہ (شخص) ایسا عبادت گزار (اور اہل) ہے کہ لائق (اور قبولیت کے) اہل شخص کو خرقہ پہنا سکے۔ اور اصحاب طریقت کو طریقہ سمجھا سکے بشرطیکہ وہ "تعریفات الٰہیہ" سمجھنے لگے اور اُخروی امور پر مطلع ہونے لگے جیسے کشف قبور اور ارواح کی صحبت۔"

(چٹان ۳ر اکتوبر ۶۶ء)

"انسانِ کامل" کا انتظار

"اقبال کے نزدیک انسانِ کامل کی حقیقت کا ظہور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات میں ہو چکا ہے آپ ہی انسانِ کامل تھے اور دوسرے انسانوں کے کمال تک پہنچنے کا ذریعہ۔ جب تک قرآن، حدیث اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا اسوہ حسنہ موجود ہے کامل انسان پیدا ہوتے رہیں گے۔ اقبال انسانِ کامل کی آمد کا منتظر ہے۔ ان اشعار میں اسی آرزو کا اظہار ہے ؎

اے سوارِ اشہبِ دوراں بیا
اے فروغِ دیدۂ امکاں بیا
رونق ہنگامہ ایجاد شو
در سوادِ دیدہ ہا آباد شو
شورشِ اقوام را خاموش کُن
نغمۂ خود را بہشتِ گوش کُن"

(رسالہ تعلیم و تحقیق مصنفہ محمد اقبال ملک صفحہ ۶۸-۶۹ شائع کردہ انسٹی ٹیوٹ آف ایجوکیشن اینڈ ریسرچ نیو یونیورسٹی کیمپس لاہور)

اذکروا موتٰکم بالخیر

چوہدری فضل الرحمٰن صاحب مرحوم کا ذکر خیر

—(محترمہ اہلیہ صاحبہ چوہدری فضل الرحمٰن صاحب مرحوم)—

چوہدری صاحب مرحوم مخلص اور نیک انسان تھے۔ اپنی ساری زندگی خدمت دین میں گذاری۔ آپ کے والدین صحابی تھے۔ آپ نے اپنے آپ کو انہیں کے رنگ میں رنگین کیا۔ نماز اور روزہ کے پابند تھے۔ خدا کے راستے میں قربانی دینے والے تھے۔ چندہ باقاعدگی سے ادا کرتے اور خدا کے فضل و رحم کے ساتھ ہمیشہ ہر تحریک میں حصہ لیتے تھے۔ اللہ تعالےٰ نے آپ کے اندر انتظامی صلاحیتیں بھی رکھی تھیں۔ جن سے آپ نے فائدہ اٹھایا۔ آپ کو جس کام پر متعین کیا گیا آپ نے وہ کام خوش اسلوبی اور احسن طریق سے سرانجام دیا دیانتداری آپ کا اولین شعار تھا۔ ۳۰ سال تک سلسلہ احمدیہ کی خدمت کی آپ نے حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کے دست مبارک سے اپنے اعلیٰ کارکردگی کی بناء پر کئی مرتبہ انعامات حاصل کئے حضور رضی اللہ تعالےٰ عنہ آپ سے بہت خوش تھے اور جس جگہ کام کرتے تھے وہاں کے لوگ بھی آپ کی دیانتداری خوش اخلاقی کی وجہ سے آپ کی تعریف کرتے تھے۔ آپ کا زیادہ وقت سندھ میں جماعت کی اسٹیٹوں پر ہی گذرا۔ میری شادی آپ سے ۱۹۴۸ء میں ہوئی۔ ان کا مجھ سے میرے والدین سے اور بچوں سے بہت اچھا سلوک تھا۔ اور کسی قسم کی ذرہ بھر تکلیف نہ اٹھانی پڑتی۔ گھریلو معاملات میں بھی حصہ لیتے تھے۔ بچوں سے شفقت و ہمدردی سے پیش آتے تھے۔ والدین کا ہر طرح سے خیال رکھتے تھے۔ رشتہ داروں سے میل جول رکھتے مہمان نواز تھے۔ اپنوں سے اور غیروں سے ہمدردی اور شفقت کرتے۔ بچوں کی صحیح تربیت کرنے کی کوشش کرتے تھے۔ گردو نواح سے بچوں کو بھی بلا لیتے اور محبت و پیار سے ان کو سبق پڑھاتے اور دین کی باتوں سے آگاہ کرتے تھے۔

کئی بار کئی آزمائشوں سے گذرنا پڑا۔ اللہ باری تعالےٰ کے آگے ہمیشہ انہوں نے سر جھکایا صبر و شکر کا نمونہ دکھایا۔ کئی بچے ہوئے اور فوت ہوگئے۔ مگر آپ نے ہر حال میں مولیٰ کریم کا شکریہ ادا کیا۔ بیماری کے آخری ایام میں بھی باوجود بیماری کی شدت کے صبر کا عمدہ نمونہ دکھایا اور کسی قسم کی گھبراہٹ اور بے قراری وغیرہ کا اظہار نہ کیا۔

مرحوم نہایت ہمدرد اور مخلوق خدا سے نیک سلوک کرنیوالے تھے۔ غریبوں بیکسوں اور یتیموں کی خاص امداد فرماتے تھے۔ ان کے دکھ و تکلیف میں شریک ہوتے تھے۔

تبلیغ کا خاص شوق تھا۔ چنانچہ کئی لوگوں نے آپ کے ذریعے احمدیت کی نعمت کو حاصل کیا۔ جہاں کہیں بھی رہے احمدیوں کی مدد کے لئے خاص طور پر تیار رہتے۔ اکثر جگہ جماعت کے پریذیڈنٹ کے طور خوش اسلوبی سے فرائض سرانجام دئے۔ جہاں جہاں بھی آپ اپنی ڈیوٹی کے سلسلہ میں متعین ہوئے۔ ہمیشہ جماعت کے کاموں کو مقدم رکھا اور مقامی جماعت میں اخلاص اور نیکی کی روح پھونکنے کی کوشش کی آپ کی عمدہ کارکردگی کا اعتراف آپکے افسر ہمیشہ کرتے رہے۔ چنانچہ آپ کی وفات کے موقعہ پر تحریک جدید کے وکلاء صاحبان نے آپ کی وفات کو جماعتی صدمہ اور نقصان قرار دیا۔ آخر وقت تک سلسلہ عالیہ احمدیہ کی خدمت کرتے رہے۔ یہاں تک کہ ۲/۱ ۲ سال تک بیماری کی حالت میں باقاعدگی کے ساتھ کام کی نگرانی کرتے رہے۔ کام کی زیادتی کی وجہ سے رفتہ رفتہ بیماری نے غلبہ پالیا۔ اور جب حالت زیادہ تشویشناک ہوگئی۔ تو علاج اور آرام کی غرض سے ربوہ تشریف لائے۔ لیکن باوجود ہرممکن علاج و معالجہ کے طبیعت سنبھل نہ سکی اور مشیئت الہٰی کے تحت بالآخر یکم ستمبر ۱۹۶۶ء کو اپنے خدا تعالےٰ کو پیارے ہوگئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔

مرحوم کی آخری بیماری کے دوران میں حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز چوہدری صاحب مرحوم کی بیمارپرسی فرماتے رہے۔ محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب اور محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب بنفس نفیس عیادت کے لئے مرحوم کے مکان پر تشریف لے گئے۔

آپ کے دوستوں میں میاں عبدالرحیم احمد صاحب چوہدری ناصر الدین صاحب، چوہدری عبدالحق صاحب اور شیخ نور الحق صاحب۔ آپ کی خاص طور پر خدمت کرتے رہے۔ اللہ تعالےٰ ان کو جزائے خیر دے۔ آمین۔

گو میرے لئے ان کی وفات ایک بڑا صدمہ ہے۔ مگر میں خدائے واحد کی رضا پر راضی ہوں اس کی اس میں بہتری تھی مرحوم آخری وقت تک مجھے ہمت دلاتے رہے۔ ہمیشہ مجھے نیک نصائح اور مشوروں سے نوازا۔ اپنے پیچھے اپنے دو بچے بطور یادگار چھوڑے ہیں۔ ایک لڑکی بعمر ۱۲ سال اور ایک لڑکا نعیم احمد بعمر ۹ سال۔

اللہ تعالےٰ سے دعا ہے کہ وہ مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرماوے اور ان کے درجات بلند کرے۔ آمین۔ مجھے اور بچوں کو ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق دے۔ اور مولا کریم ان دو بچوں کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔ مولا کریم ان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرماوے۔ آمین۔ انکو نیک۔ صالح اور اپنے والد کی طرح ان کے اندر دینی صلاحیتیں پیدا کرے تا یہ بچے باپ کا نام روشن کر سکیں۔ آمین اللھم آمین۔ بزرگان سلسلہ مجھے اپنی قیمتی دعاؤں میں یاد فرمادیں۔ اور مرحوم کو دعا میں یاد فرماکر شکریہ کا موقعہ دیں۔

محترمہ عائشہ بی بی صاحبہ مرحومہ

مکرم فیض احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ

—— پوہلہ مہاراں ضلع سیالکوٹ ——

خاکسار کی بھاوجہ عزیزہ مکرمہ عائشہ بی بی صاحبہ اہلیہ عزیز مکرم چوہدری فضل الرحمٰن صاحب ایکسٹرا اسسٹنٹ ڈائریکٹر محکمہ زراعت حافظ آباد کچھ عرصہ بیمار رہ کر بتاریخ ۱۲ ستمبر ۱۹۶۶ء بروز دوشنبہ بوقت نماز فجر حافظ آباد میں وفات پاگئیں۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔

جنازہ حافظ آباد سے ۳ بجے کے بعد ربوہ پہنچایا گیا۔ ربوہ میں بعد نماز عشاء محترم مولانا ابوالعطاء صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی اور اسی وقت مرحومہ کو مقبرہ بہشتی ربوہ میں بطور امانت دفن کیا گیا۔ اور محترم جناب مولانا ابوالعطاء صاحب نے قبر پر دعا کرائی۔

مرحومہ حضرت چوہدری باغ دین صاحب صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ساکن چک $\frac{30}{11-L}$ احمد بانولہ ضلع منٹگمری کی بیٹی اور حضرت چوہدری غلام محمد صاحب صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور امیر جماعت احمدیہ حلقہ پوہلہ مہاراں ضلع سیالکوٹ کی بہو تھیں۔ بہت دیندار، متقی، موحدہ، بااخلاق، نہایت عقلمند، دوراندیش، باحوصلہ، جری اور سلیقہ شعار تھیں۔

بزرگوں اور بڑوں کا ادب و احترام اور چھوٹوں پر رحم اور شفقت کا جذبہ رکھتی تھیں اپنے قریبی اور دور کے رشتہ داروں کے حقوق کا بہت خیال رکھتیں اور محبت و حسن سلوک سے پیش آتیں۔

مہمان نوازی کا جذبہ بہت پایا جاتا تھا، جو بھی مہمان ہوتا خواہ اپنا رشتہ دار یا دوست یا کوئی اور اسکی اخلاص اور خندہ پیشانی سے مہمان نوازی کرتیں۔ محتاجوں ضرورتمندوں اور غرباء مساکین و یتامیٰ کی امداد کرتیں اور ہمدردی اور دلجوئی سے پیش آتیں۔

جولائی ۱۹۵۳ء میں جماعت کے برخلاف شورش کے دنوں میں عزیز مکرم چوہدری فضل الرحمٰن صاحب بسلسلہ ملازمت سمندری لائلپور میں تعینات تھے اور سمندری ان دنوں شورش کا گڑھ تھا۔ ان ایام میں بھی عزیزہ مرحومہ نے اپنے حوصلہ کو بہت بلند رکھا میں محترم خان عبدالمجید صاحب آف دیروال پریذیڈنٹ جماعت اور محترم میر محمد حسین صاحب آف سمندری (حال امیر جماعت) نے عزیزہ مرحومہ کی جرأت اور حوصلہ مندی کی بہت تعریف کی۔

۱۹۴۳ء سے عزیزہ مرحومہ کی صحت خراب رہتی تھی اس وقت سے لے کر اب تک عزیز مکرم چوہدری فضل الرحمٰن صاحب نے علاج اور غذا کی طرف بہت توجہ رکھی ہے۔ اس کے نتیجہ میں محض اللہ تعالےٰ کے رحم و فضل سے جب بھی صحت گرنے لگتی درست ہو جاتی اور مولا کریم نے محض اپنے رحم و فضل سے عمر میں برکت عطا فرمائی۔ اللہ تعالیٰ عزیز مکرم کو اس ہمدردی اور قدردانی کا بہترا جر عطا فرمائے۔ آمین۔

تمام بزرگان اور دیگر احباب سلسلہ سے درخواست ہے کہ وہ عزیزہ مرحومہ کی مغفرت اور بلندی درجات اور تمام پسماندگان بالخصوص عزیز کا مرحومہ کے اہل و عیال و دیگر اقارب اور دیگر رشتہ داروں کو حقیقی صبر و استقامت حاصل ہونے کے لئے درخواست دعا ہے۔ عزیزہ مرحومہ کی اولاد تین لڑکے اور دو لڑکیاں ہیں ان کو اپنی اولاد سے بہت محبت تھی اسوجہ سے یہ سب مغموم اور پریشان ہیں۔ اللہ تعالےٰ محض اپنے رحم و فضل و کرم سے ان کے قلوب پر سکینت اور اطمینان نازل فرمائے اور ان کا حافظ و ناصر ہو۔ ان کو اپنے دین اور اپنی مخلوق کا حقیقی خادم بنائے اور اپنے دینی و دنیاوی انعامات سے نوازے۔ آمین۔

لجنہ اماء اللہ کا سالانہ اجتماع ۲۱-۲۲-۲۳ اکتوبر کو منعقد ہو رہا ہے ہر ضلع کی صدر صاحبہ یہ کوشش کریں کہ ان کے ضلع کی ہر لجنہ سے کم از کم ایک نمائندہ ضرور اجتماع میں شامل ہو (صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

فہرست عطیہ جات برائے تعمیر فضل عمر ہسپتال ربوہ

محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب

از ۶/۶۶ تا ۱۵/۷/۶۶

شیخ محمد یعقوب صاحب ٹھیکیدار سیالکوٹ شہر ۱۰/-
لجنہ اماء اللہ راولپنڈی ۱۳/-
سیکرٹری صاحب مال از احباب جماعت حافظ آباد ۲۱/۳۷
جامعہ نصرت خواتین ربوہ ۲۰/-
بیگم عاصم ظفر صاحب معرفت حکیم شیخ اعجاز احمد صاحب کراچی ۱۰۰/-
زکیہ خاتون صاحبہ کراچی ۱۳/-
ڈاکٹر جلال الدین صاحب " ۱۰/-
حاجی عبد اللطیف لائل پور ۳۰/-
فضل الرحمٰن صاحب پراچہ سرگودھا از اہلیہ صاحبہ خود ۱۳۳/-
بیوہ رستم خان صاحب پشاور ۷/-
انور قاضی صاحب کوئٹہ ۱۰/-
بیگم سید شوکت اللہ صاحب کوئٹہ ۱۰/-
میجر محمد اسمٰعیل صاحب " ۱۰/-
سیکرٹری صاحب مال سیالکوٹ شہر ۱۹/-
ڈاکٹر رحمت رحیم صاحب کراچی ۲۵/-
ڈاکٹر عبد الرحمٰن صاحب ارجمند ۱۰/-
سیکرٹری صاحب مال از احباب جماعت گوجرہ ۲۸/-
ماجدہ بنت چوہدری عطاء اللہ صاحب ۱۵/-
معرفت چوہدری عنایت اللہ صاحب ربوہ
احباب جماعت شیخ پور ملتان ۱۰/-

۱۶/۷/۶۶ تا ۱۵/۸/۶۶

نگہت بنت سید محمد صاحب ماڈل ٹاؤن لاہور ۱۰/-
محمد اسحاق صاحب گلوب موٹر کمپنی ڈھاکہ ۱۰/-
خان محمد اکبر خان صاحب نوشہرہ ۱۰۰/-
بشیر احمد صاحب مبشر میڈیکو ملتان ۲۰/-

سیکرٹری صاحب مال جماعت سیالکوٹ شہر ۱۴/-
بیگم میجر محمد اسمٰعیل صاحب کوئٹہ ۱۵/-
احمد علی صاحب از حلقہ دہلی گیٹ لاہور ۱۴/-
محمود احمد صاحب سیکرٹری مال گوجرہ ۲۰-۲۵
سلیم اختر صاحب سیکرٹری مال سلطان پورہ لاہور ۲۵-۱۲

از ۱۶/۸/۶۶ تا ۱۵/۹/۶۶

مسعودہ بنت منصور احمد صاحب بریڈفورڈ یارکشائر انگلستان ۵۰/-
ملک محمد انور صاحب مع اہلیہ صاحبہ لاہور چھاؤنی ۱۰/-
لجنہ اماء اللہ راولپنڈی ۴۸/-
احباب جماعت احمدیہ کھاریاں ۱۰/-
والدہ صاحبہ مرحومہ مولوی عبد الحی صاحب جہلم ۵۰/-
لجنہ اماء اللہ چٹاگانگ ۳۴/-
آغا عبد الرحیم صاحب ماڈل ٹاؤن لاہور ۱۰/-
احباب جماعت سیالکوٹ شہر ۱۲/-
" منڈی بہاء الدین ۱۰/۵۰
" دہلی دروازہ لاہور ۳/-
" راولپنڈی ۱۲/۳۸
امتہ الحفیظ صاحبہ بیگم خلیل احمد صاحب ناصر ڈھاکہ ۲۰۰/-
زبیدہ اطہر صاحب C/O ڈاکٹر فخر الدین صاحب گلبرگ لاہور ۲۵/-
احباب جماعت احمدیہ ملتان شہر ۹۶/-

اطفال الاحمدیہ کی خصوصی توجہ کیلئے

اطفال کا اجتماع اب بہت قریب آگیا ہے۔ جہاں آپ اپنے سالانہ اجتماع منعقدہ ۲۱-۲۲-۲۳ اکتوبر ۱۹۶۶ء میں کثرت سے تشریف لائیں گے۔ وہاں آپ علمی اور ورزشی مقابلوں کیلئے بھی تیار ہوکر آئیں۔ اس دفعہ ایک نیا انعامی مقابلہ بھی ہوگا جس میں عہد اخلاق کے مظاہر کا مرقع ہوگا۔ مرکز میں اجتماع کے دوران اِدھر اُدھر پھرنے کی بجائے ذکر الٰہی اور دعاؤں پہ زور دیں۔ بلکہ ابھی سے اس روحانی اجتماع کے لئے تیاری شروع کر دیں۔ مرکز میں آکر بزرگوں سے ملیں اور اجتماع سے پورا پورا فائدہ اٹھائیں۔ آمین

(مہتمم اطفال)

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفس کرتی ہے۔

برائے توجہ انصار اللہ

آپ اسلام کا دفاع کس طرح کر سکتے ہیں؟

ظاہر ہے کہ جب آپ کو معلوم ہی نہیں کہ عیسائیوں وغیرہ کی طرف سے اسلام پر کیا کیا اعتراض کئے جاتے تو پھر آپ ان اعتراضات کے شافی و کافی جوابات سے کس طرح آگاہی حاصل کر سکتے ہیں اور اس طرح اسلام کی تعلیم کی فضیلت کیونکر ثابت کر سکتے ہیں؟ اس کا ایک طریق مجلس انصار اللہ مرکزیہ نے یہ مقرر کیا ہے کہ آپ وقتاً فوقتاً مقامی طور پر تربیتی اجلاس کریں۔ اور ان میں کسی صاحب علم سے اس موضوع پر تقریر کروائیں۔ محاسبہ فرمائیں کہ آپ نے اپنی مجلس میں کتنی تقریریں کروائی ہیں — ہمارا سال آخری منازل طے کر رہا ہے اگر اس جہت سے کوئی کمی رہ گئی ہو تو سال کے بقیہ حصہ میں اس کی تلافی کا انتظام فرمایا جائے۔

(قائد اصلاح و ارشاد مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

برائے فوری توجہ لجنات اماء اللہ

ہمارا سالانہ اجتماع قریب آرہا ہے۔ اس کے جملہ اخراجات شروع ہو چکے لیکن بہت کم لجنات کی طرف سے اجتماع کا چندہ وصول ہو رہا ہے

تمام لجنات کی صدر سیکرٹری صاحبان اس طرف خاص طور پر توجہ دیں۔ اور جلد از جلد کم از کم ہر فی ممبر کے حساب سے چندہ وصول کر کے مرکز میں بھجوا دیں۔ ہمارے پاس لجنات کی ممبرات کی تعداد ریکارڈ ہے۔ ہم اس کے ساتھ ملا کر اس بات کو چیک کریں گے کہ ہر عورت نے اجتماع کا چندہ ادا کر دیا ہے یا نہیں۔

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

الفضل میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں۔ (مینیجر)

نظارت تعلیم کے اعلانات

گورنمنٹ پالی ٹیکنیک انسٹی ٹیوٹ راولپنڈی میں داخلہ ایوننگ کلاسز

خواہشمند امیدواران ۲/۱۰/۶۶ کو پرنسپل صاحب کے دفتر میں انٹرویو کیلئے حاضر ہوں فارم درخواست موقع پر ملے گی۔

کورسز۔ A.M.I.E پارٹ سیکشن اے مضامین فزکس کیمسٹری I II ریاضی انجینئرنگ میٹریل۔ اپلائیڈ میکانکس انجینئرنگ ڈرائنگ۔ قابلیت سٹوڈنٹ ممبر آف دی انسٹی ٹیوٹ آف انجینئرنگ پاکستان۔

کورس ہر مضمون کے لئے ایک سال۔ امیدوار دو کوئی مضمون لے سکتے ہیں۔ فیس ہر مضمون کے لئے ۳۵/- ۴ ماہ کے لئے

II۔ الیکٹریکل انجینئرنگ۔ III مکینک شاپ پریکٹس۔ IV فونڈری پریکٹس۔ V ٹیلی ویژن۔ VI ریڈیو مکینک۔ قابلیت میٹرک مع سائنس (پ۔ ٹ ۳۰-۹-۶۶)

لیڈی میکلیگن ٹریننگ کالج۔ لاہور

فارم داخلہ پرنسپل صاحبہ کے دفتر سے ایک اور دو بجے کے درمیان۔ روزانہ یا بذریعہ ڈاک ۲۰ پیسے کا ٹکٹ بھیجکر۔ آخری تاریخ درخواست بی۔ اے۔ بی۔ ایس سی کا نتیجہ نکلنے کے دس دن بعد تک (پ۔ ٹ ۲/۱۰/۶۶)

(ناظر تعلیم)

درخواست ہائے دعا

۱۔ میرے بھائی مرزا ایوب بیگ صاحب آف افریقہ حال بھاٹی دروازہ لاہور لمبے عرصہ سے بیمار چلے آرہے ہیں کافی علاج کے باوجود آرام نہیں آرہا۔ تمام بہن اور بھائی دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے انہیں صحت عطا فرمائے۔ آمین۔ (صغریٰ حرم افضل عمر جویہ [illegible] ماڈل [illegible])

۲۔ خاکسار کے والد آغا محمد عبد اللہ خان صاحب بیمار ہیں۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔ (آغا نسیم احمد خان خالد راولپنڈی مغربی پاکستان)

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

● نئی دہلی ۵ اکتوبر۔ طلباء کے مظاہرین ہنگاموں اور بلوائیوں کا سلسلہ اب رفتہ رفتہ پورے شمالی بھارت میں پھیلتا جا رہا ہے یہ سلسلہ پچھلے ہفتے شروع ہوا تھا اور اب تک اتر پردیش مدھیہ پردیش اور بہار کے صوبے اس کی گرفت میں آ چکے ہیں۔ گذشتہ روز لکھنؤ، کانپور، الہ آباد اور گورکھپور میں طلباء اور پولیس میں پھر زبردست تصادم ہوا۔ لکھنؤ میں پولیس نے مظاہرین پر آنسو گیس پھینکی جس سے ایک کالج کے پرنسپل ہلاک ہو گئے۔ یہ پرنسپل اپنے دروازہ پر کھڑے مظاہرین کو دیکھ رہے تھے کہ آنسو گیس کا ایک بم ان پر آ گرا جس سے وہ ہلاک ہو گئے۔

● کراچی ۵ اکتوبر۔ باغی میزو قبائل بھارت کی سالمیت کے لئے اب شدید خطرہ بن چکے ہیں۔ ۸ ہزار مربع میل کے علاقہ میں ان کی سرگرمیوں میں روز بروز اضافہ ہوتا جا رہا ہے اور کوئی ہفتہ ان کے مسلح حملوں سے خالی نہیں گزرتا میزو ضلع میں گذشتہ فروری کی مسلح بغاوت کے بعد پارلیمنٹ میں گو یقین دہانی کرائی گئی تھی کہ حکومت صورت حال کو قابو میں رکھنے کے لئے ہر تدبیر پر عمل کرے گی۔ لیکن موجودہ صورت سے اب بھی بے بس نظر آتے ہیں مسلح باغیوں نے بدھ کے دن ایک کیمپ پر حملہ کیا اور تین سپاہیوں کو ہلاک اور گیارہ کو زخمی کر دیا۔ اس سے قبل بھی سنگل کو ایک اور کیمپ پر حملہ کیا اور تین سپاہیوں کو ہلاک اور گیارہ کو زخمی کر دیا۔ اس سے قبل بھی سنگل کو ایک اور کیمپ پر حملہ کیا اور تین سپاہیوں کو ہلاک کر دیا گیا۔ باغی خودکار اسلحہ سے مسلح تھے۔ بتایا گیا ہے کہ باغیوں کی تعداد دس ہزار کے لگ بھگ ہے اور ان کی آدھی تعداد جدید اور خودکار اسلحہ سے مسلح ہے انہوں نے اب چھاپہ مار جنگ شروع کر دی ہے اور جہاں کہیں وہ کسی فوجی دستے کو گشت کرتے یا شہروں کے

اس پاس جنگلوں کو صاف کرتے دیکھتے ہیں وہ اپنی کمین گاہوں سے نکل آتے ہیں اور گولیوں کی بوچھاڑ کر دیتے ہیں۔

● لندن ۵ اکتوبر۔ سعودی عرب کو برطانیہ کی ماہرین دونوں اہم دفاعی مقامات پر میزائل نصب کر رہے ہیں۔ سعودی عرب نے برطانیہ سے زمین سے فضا میں مار کرنے والے میزائل خریدنے کا معاہدہ اس سال کے شروع میں کیا تھا۔

لندن کے ممتاز اخبار ڈیلی ٹیلیگراف نے اپنے بیروت کے نامہ نگار کے حوالے سے بتایا ہے کہ برطانیہ سے سعودی عرب کو میزائلوں کی فراہمی اس سال اگست میں شروع ہوئی تھی۔ اس سلسلہ میں سعودی عرب اور برطانیہ کے درمیان ایک "ہنگامی معاہدہ" ہوا تھا جس کے تحت برطانیہ نے سعودی عرب کو زمین سے فضا میں مار کرنے والے میزائلوں کے علاوہ دس لڑاکا طیارے دینے کا بھی اعلان کیا تھا۔ اخبار کا کہنا ہے کہ یہ طیارے جن میں کچھ ہاک بھی شامل ہیں ریاض پہنچ چکے ہیں۔ اور اب ریاض کے قریبی فوجی اڈے پر متعین ہیں۔

اخبار نے لکھا ہے کہ سعودی عرب نے یہ میزائل اور لڑاکا طیارے اس لئے حاصل کئے ہیں کہ اسے یمن کی طرف سے متحدہ عرب جمہوریہ کے حملے کا خطرہ ہے فنانشل ٹائمز نے دعوی کیا ہے کہ برطانوی ساختہ میزائل جن اڈوں پر نصب کئے جا رہے ہیں وہ یمن کی سرحد سے صرف ۸۰ میل دور ہے۔

بتایا گیا ہے کہ برطانیہ نے سعودی عرب کو جو میزائل اور طیارے فراہم کئے ہیں وہ اس معاہدے کے علاوہ ہیں جس کے تحت برطانیہ ۱۹۶۸ء میں سعودی عرب کو ۴۰ لڑاکا طیارے اور راڈار کا ایک مکمل نظام دے گا۔

صیغہ امانت صدر انجمن احمدیہ کے متعلق!

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد:۔

"جماعت کے افراد میں سے جس کسی نے اپنا روپیہ کسی دوسری جگہ بطور امانت رکھا ہے وہ فوری طور پر اپنا روپیہ جماعت کے خزانہ میں بطور امانت (صدر انجمن احمدیہ ربوہ) داخل کر دے تا کہ فوری ضرورت کے وقت ہم اس سے کام چلا سکیں۔ اس میں تاجروں کا وہ روپیہ شامل نہیں ہے جو تجارت کے لئے رکھے ہیں۔ اسی طرح اگر کسی زمیندار نے کوئی جائداد بیچی ہے اور آئندہ وہ کوئی اور جائداد خریدنا چاہتا ہو تو ایسے لوگ صرف اتنا روپیہ اپنے پاس رکھ سکتے ہیں جو ضروری طور پر جائداد کے لئے ضروری ہو۔ اس کے تمام روپیہ جو بنکوں میں دوستوں کا جمع ہے سلسلہ کے خزانہ میں جمع ہونا چاہئے۔"

احباب حضور کے ارشاد کی تعمیل میں اپنی رقوم جلد خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں جمع کرا کے ثواب دارین حاصل کریں۔

(افسر خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ)

● راولپنڈی ۵ اکتوبر۔ صدر ایوب خان نے کل صبح ایوان صدر راولپنڈی میں روس میں پاکستان کے سفیر مسٹر سلمان اے علی کو ستارہ قائداعظم عطا کیا۔ مسٹر سلمان عنقریب ماسکو روانہ ہونے والے ہیں گذشتہ رات راولپنڈی کے پریس کلب نے مسٹر سلمان علی اور ہالینڈ میں پاکستان کے نامزد سفیر مسٹر علوی کو دعوت عشائیہ بھی دی۔

● کراچی ۵ اکتوبر۔ دوسری بین الاقوامی محفل قرأت کی رسم افتتاح صدر محمد ایوب خان ادا کریں گے۔ یہ محفل قرأت آئندہ سال جنوری کے آخری ہفتہ میں کراچی میں منعقد ہو گی جس کا اہتمام جامعہ قاسمیہ کر رہی ہے اس محفل میں مختلف ممالک سے بلند پایہ قاری شرکت کریں گے۔

● منیلا ۵ اکتوبر۔ ویت نام کے مسئلہ پر غور کرنے کے لئے منیلا کانفرنس کا اجلاس اب ۲۸ یا ۲۹ اکتوبر کو منیلا میں ہو گا۔ جس میں سات ملکوں کے سربراہ شریک ہوں گے۔ یہ اعلان کل رات فلپائن کے صدر مارکوس نے کیا ہے اس کانفرنس سے قبل وزرائے خارجہ کا اجلاس ہو گا۔ اس میں آسٹریلیا۔ نیوزی لینڈ، تھائی لینڈ، جنوبی کوریا، جنوبی ویت نام اور امریکہ کے سربراہ شریک ہوں گے۔

● راولپنڈی ۵ اکتوبر۔ مسٹر ڈبلیو بی قادری نے سیکرٹری تعلیم کے عہدے سے سبکدوش ہو کر قومی اسمبلی کے سیکرٹری کا عہدہ سنبھال لیا ہے اس سے قبل اس عہدہ پر مسٹر ایم ظفر تعینات تھے جو اس سال جولائی میں ریٹائر ہو گئے ہیں سیکرٹری تعلیم کے عہدے پر مسٹر قدرت اللہ شہاب فائز کئے گئے ہیں جو اس سے قبل ہالینڈ میں پاکستان کے سفیر تھے وہ گذشتہ شام روز شام کو یہاں پہنچے تھے

● واشنگٹن:۔ امریکہ کے سابق صدر جنرل آئزن ہاور نے کہا ہے کہ اگر وہ امریکہ کے صدر ہوتے تو ویت نام میں ایٹم بم کے استعمال کے سوال پر غور کرتے۔ اور ایسے اقدامات کرتے جن سے یہ جنگ جلد از جلد اور باوقار طور پر ختم ہو جاتی۔ جنرل آئزن ہاور جو دوسری جنگ عظیم کے دوران یورپ میں اتحادی فوجوں کے کمانڈر انچیف تھے کل ایک پریس کانفرنس سے خطاب کر رہے تھے۔

ضروری اعلان

ستمبر ۱۹۶۶ء کے بل ایجنٹ صاحبان کی خدمت میں بھجوا دیئے گئے ہیں۔ براہ مہربانی جملہ ایجنٹ صاحبان اپنے بلوں کی رقم ۱۰ اکتوبر تک ضرور بھجوا دیں۔ ورنہ دفتر ہذا مجبوراً بنڈلوں کی ترسیل روک دے گا۔

(مینیجر الفضل)

ترسیل زر اور انتظامی امور

سے متعلق مینیجر الفضل سے خط و کتابت کیا کریں!

دلفریب زیورات کا واحد مرکز

فرحت علی جیولرز دی مال لاہور فون نمبر ۲۶۲۳

ہمدرد نونہال (اٹھرا کی گولیاں) دواخانہ خدمت خلق رجسٹرڈ ربوہ سے طلب کریں مکمل کورس ۳۰ روپے

بیرونی ممالک میں تحریک فضل عمر فاؤنڈیشن کی روز افزوں مقبولیت

مختلف ممالک کے احباب کی طرف سے اب تک ۵ لاکھ روپے سے زائد کے وعدے موصول ہو چکے ہیں

الحمد للہ کہ بیرون پاکستان کی جماعتوں میں بھی فضل عمر فاؤنڈیشن کی تحریک دن بدن مقبول ہو رہی ہے۔ گزشتہ دو اڑھائی ماہ سے خاص طور پر فضل عمر فاؤنڈیشن کے مرکزی دفتر کی طرف سے بیرون پاکستان کی جماعتوں اور ذمہ دار عہدیداروں اور مبلغین کرام کی خدمت میں بذریعہ خطوط بھی توجہ دلائی جا رہی ہے۔ پاکستان کی جماعتوں کی مخلصانہ پیش کش بھی بیرونی جماعتوں کے سامنے اخبار الفضل کے ذریعہ آتی رہی ہے اور اس کا خدا تعالیٰ کے فضل سے بہت اچھا اثر نیک طبائع پر ہوا ہے۔ گزشتہ دنوں افریقہ کے ایک دوست فضل عمر فاؤنڈیشن کے مرکزی دفتر میں تشریف لائے انہوں نے بتایا کہ یہاں کی جماعتوں اور دوستوں کے شاندار اور گرانقدر وعدوں کو دیکھ کر انہیں شرم محسوس ہوئی ہے کہ باوجود نسبتاً زیادہ آمد کے ان کا چندہ کم ہے۔ بعض مخلصوں کے مزید کوائف سن کر انہوں نے اپنا وعدہ پانچ سو روپیہ سے ۱۵۰۰/- روپیہ کر دیا۔ اور وعدہ کیا کہ واپس افریقہ جا کر وہ احباب کو مؤثر تحریک کریں گے۔ تاہم بیرون پاکستان کے احباب نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی اس بابرکت تحریک پر لبیک کہتے ہوئے بڑے اخلاص اور محبت سے وعدے بھجوانے شروع کر دیئے ہیں۔ مورخہ ۳۰ ستمبر تک وعدوں کی جو اطلاعات موصول ہوئی ہیں ان کی رو سے پانچ لاکھ دو ہزار سات سو اکیاسی روپے کے وعدے ریکارڈ ہو چکے ہیں۔ ان وعدوں کی ملک وار اور علاقہ وار تفصیل حسب ذیل ہے:۔ [redacted]

۱-	یورپ	۹۲۲۱۵ روپے
	(اس میں انگلستان کا وعدہ ۹۱۵۲۵/- روپے کا ہے)	
۲-	امریکہ	۸۰۳۵۴ روپے
۳-	مغربی افریقہ	۴۸۳۲۵ روپے
۴-	مشرقی افریقہ	۵۲۰۴۲ روپے
۵-	جنوبی افریقہ	۱۰۰۰ روپے
۶-	مشرق وسطی	۲۲۹۰۰ روپے
۷-	جنوب مشرقی ایشیا	۷۴۷۲ روپے
۸-	دیگر ممالک ایشیا	۱۹۶۴۷۳ روپے
	کل میزان	۵۰۲۷۸۱ روپے

جزاھم اللہ احسن الجزاء۔ بزرگان سلسلہ سے اور احباب جماعت سے بالعموم درخواست ہے کہ وہ ان سب ممالک کی احمدی جماعتوں اور مخلصین کے لئے دعا فرمادیں۔ کہ اللہ تعالیٰ ان کے ایثار کو اور خدمت اسلام کے لئے اس جذبہ کو قبول فرمائے۔ اور بہت بڑی برکتوں سے مستفید فرمائے۔ اور ان سب جماعتوں کو توفیق عطا فرمائے کہ اپنے وعدوں کو جلد سے جلد ادا کر دیں۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی یہ خواہش بلکہ تڑپ ہے کہ جلد سے جلد فضل عمر فاؤنڈیشن کے اصل کاموں کو شروع کیا جا سکے۔ جتنی جلد وصولی ہوگی اتنی ہی جلد حضور اور ساری جماعت کی دلی خواہش کی باحسن تعمیل ہو سکے گی۔ انشاء اللہ العزیز۔

(خاکسار شیخ مبارک احمد سیکرٹری فضل عمر فاؤنڈیشن۔)

انصار اللہ اور اصلاح وارشاد

مجالس انصار اللہ کی مساعی بسلسلہ اصلاح وارشاد بابت ماہ اگست کا جائزہ لینے پر معلوم ہوا ہے کہ اکثر مجالس نے قیادت اصلاح وارشاد کا جاری کردہ سالانہ پروگرام مدنظر نہیں رکھا۔ سال کے بقیہ حصہ میں اس کی تلافی کی جائے۔ نیز جن مجالس نے سرے سے رپورٹ ہی نہیں بھجوائی وہ غور کریں کہ انصار کی عمر میں بھی انہیں اپنے فرض منصبی کی طرف توجہ مرکوز کرنے میں کامیابی نہیں ہوئی تو اب اس کے بعد کونسی عمر میں وہ اس کام کو سرانجام دے سکیں گے۔ مومن کا حال ماضی سے بہتر ہوتا ہے اور مستقبل حال سے کہیں بہتر عمر کے اس آخری حصہ کے ایک ایک لمحہ کی قدر کرنی چاہیئے اور اصلاح وارشاد جیسی بنیادی ذمہ داری کو کبھی بھی فراموش نہیں کرنا چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق بخشے۔ آمین۔

(قائد اصلاح وارشاد مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

امریکی فضائیہ کے طیارہ کو حادثہ

سائیگون ۶ اکتوبر۔ امریکی فضائیہ کا ایک مال بردار طیارہ کھی کے فوجی اڈے پر گر کر تباہ ہو گیا۔ اس حادثہ میں ۱۰ فوجی حکام ہلاک اور ۲۰ شدید زخمی ہوئے۔ یہ طیارہ جس میں ۳۲ افراد سوار تھے دھند کی وجہ سے کھی کے قریب پہاڑوں سے بچ کر ہوائی اڈے پر اترنے کی کوشش کر رہا تھا۔

عازمین حج کی تعداد میں اضافہ کر دیا جائے گا

صدارتی کابینہ نے سفر حج کے انتظامات پر غور کیا

راولپنڈی ۶ اکتوبر۔ صدارتی کابینہ نے فیصلہ کیا ہے کہ اس سال پچھلے سال کے مقابلہ میں بہت زیادہ لوگوں کو حج کی سعادت سے بہرہ ور ہونے کا موقع دیا جائے۔ کابینہ نے حج کے انتظامات کی بھی منظوری دی ہے پچھلے سال صرف ۴۲۵۶ افراد کو حج کا موقع ملا تھا۔ کابینہ کے اجلاس میں جو کل یہاں صدر ایوب کی صدارت میں ہوا یہ فیصلہ بھی کیا گیا کہ کپاس کی برآمدی ڈیوٹی میں کوئی کمی نہ کی جائے۔ اور دس روپے فی گانٹھ برآمدی ڈیوٹی برقرار رکھی جائے کابینہ نے ۶۷-۱۹۶۶ء کے لئے کپاس کی پالیسی بھی منظور کی ہے۔

اجلاس میں اس بات پر اطمینان کا اظہار کیا گیا کہ پچھلے سال (۶۶-۱۹۶۵ء) میں ۲۱ لاکھ گانٹھ کپاس پیدا ہوئی اور آئندہ سال ۲۶ لاکھ ۵۰ ہزار گانٹھیں پیدا ہونے کی توقع ہے

کابینہ نے پاکستان فارن سروس آفیسرز کی تربیتی پالیسی کا جائزہ لیا اور یہ فیصلہ کیا گیا کہ فارن سروس کے افسروں کی تربیت کی مدت ۲½ سال کر دی جائے۔ اس فیصلہ کے تحت اب ان افسروں کو نو ماہ سول سروس اکیڈیمی میں تربیت حاصل کرنا ہو گی اس کے بعد انہیں تین ماہ کے لئے دیہی اکیڈیمی کے ساتھ منسلک کیا جائیگا اس کے بعد انہیں ۱½ سال کے لئے وزارت خارجہ وزارت اطلاعات اور وزارت تجارت برآمد کے فروغ کے بیورو انتظامی امور کے ڈویژن اور منصوبہ بندی کمیشن کے ساتھ منسلک کیا جائے گا۔ نئے تربیتی پروگرام میں اقتصادی اور تجارتی کاموں پر زیادہ زور دیا جائے گا۔

طوفان سے متاثرہ افراد کے لئے دس لاکھ روپے کی امداد

صدر کی طرف سے امدادی کام کی رفتار تیز کرنے کی ہدایت

راولپنڈی ۶ اکتوبر۔ کل راولپنڈی میں سرکاری طور پر اعلان کیا گیا کہ صدر نے مشرقی پاکستان کے مصیبت زدہ افراد کے لئے ۱۰ لاکھ روپے کی منظوری دے دی ہے یہ رقم صدر کے مشرقی پاکستان کے امدادی فنڈ سے دی جائے گی ادھر صوبہ میں امدادی کام انتہائی تیز رفتاری سے کیا جا رہا ہے کل تقریباً ہزار چھوٹی کشتیاں اور کئی جہاز متاثرہ علاقوں کے لئے امدادی سامان لے کر روانہ ہو گئے

جن علاقوں میں طوفان آیا ہے وہاں ہر طرف تباہی پھیلی ہوئی ہے کم و بیش ۵۰ ہزار مکان بالکل تباہ ہو گئے ہیں خدشہ ہے کہ مرنے والوں کی تعداد ۲¾ پونے تین ہزار تک پہنچ جائے گی۔ کیونکہ جہاں کہیں ملبہ صاف کیا جا رہا ہے مزید لاشیں برآمد ہو رہی ہیں۔ بہت سے علاقے ایسے ہیں جہاں ابھی امدادی کام پوری طرح شروع نہیں ہو سکا ہے۔

ڈھاکہ کی ایک اطلاع کے مطابق جزیرہ سندیپ میں ابھی تک زندگی معمول پر نہیں آسکی ہے اور لوگ ابھی تک کمیونٹی سنٹروں میں جمع ہیں اور خطرے سے باہر نہیں آسکے ہیں یہ کمیونٹی سنٹر ۱۹۶۳ء کے طوفان کے بعد حکومت نے بنائے تھے۔